مالک نے کہا ہے کہ مجلس دستور کی یہ رائے اسلامی جماعتوں کے مفاد میں ہے۔ "جبهة القوى الاشتراكية" نے مجلس دستور کے اس عمل کو رجعت پسندانہ قرار دیا ہے۔ سیاسی ذرائع نے اس اقدام کو اعتدال پسند اسلامی عناصر کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش قرار دیا ہے۔

حركة النهضة الاسلامية کے سربراہ شیخ عبداللہ جاب اللہ نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ ہم الیکشن میں بھرپور حصہ لیں گے، کسی دوسری سیاسی پارٹی سے انتخابی اتحاد کی صورت میں ہم اپنے اصولوں سے نہیں ہٹیں گے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا انتخابات کے نتیجے میں الجزائر کے بحران کا خاتمہ ہو جائے گا تو انھوں نے کہا: "اگر انتخابات دیانت دارانہ اور غیر جانب دارانہ ہوئے تو اس سے بحران کے حل میں مدد ملے گی۔ ایک قومی کمیٹی انتخابات کو دیانت دارانہ بنانے کے کام کی نگرانی کرے گی۔ غیر ملکی پریس اور تنظیموں کے نمایندے بھی آئیں گے مگر ۲۰۰ غیر ملکی مبصرین تین لاکھ سے زیادہ پولنگ اسٹیشنوں پر کیسے نظر رکھ سکیں گے؟ اگر حکومت کی ساری مشینری اور تمام سیاسی پارٹیاں غیر جانب دارانہ الیکشن کروانے کا تہیہ کر لیں تو پھر ہمیں غیر ملکی مبصرین کی رپورٹوں کی پروا نہیں ہو گی"۔ تحریک اسلامی کے سربراہ نے کہا کہ "قانون کے نفاذ اور انتخابات کو آزادانہ اور دیانت دارانہ بنانے کے لیے اصل کام تو مقامی حکام کو کرنا ہے۔ یہ لوگ ان قوانین پر عمل نہیں کر رہے، اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں اور تحریک اسلامی کے راستے میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ حکام اپنے طرز عمل سے بحران کو گمبھیر بنا رہے ہیں۔ مرکزی حکومت کو ان باتوں کا نوٹس لینا چاہیے اور اپنے اختیارات استعمال کر کے اوچھی حرکتوں کی روک تھام کرنی چاہیے ورنہ عوام انتخابات اور ان کے نتائج کو تسلیم نہیں کریں گے اور موجودہ بحران پہلے سے زیادہ پیچیدہ ہو جائے گا"۔

شیخ عبداللہ سے جب حکومت کی تائید سے بننے والی نئی پارٹی "جمہوری قومی اتحاد" کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: "اصولی طور پر تو ہر گروہ کو پارٹی بنانے کا حق حاصل ہے۔ اسی طرح مجلس الوطنی کے سربراہ کو بھی حق ہے کہ وہ کسی پارٹی کا صدر بن جائے مگر اس کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ یہ پارٹی انتظامیہ کے تعاون اور مملکت کے وسائل سے استفادہ کرے۔ الجزائر کسی ایک شخص یا پارٹی کی ذاتی جاگیر نہیں ہے۔ اس پارٹی کے ساتھ بھی وہی رویہ رکھا جائے جو دیگر جماعتوں کے ساتھ ہے۔ اس پارٹی کے ساتھ تمام سطحوں پر کیوں مخصوص عنایات کی جا رہی ہیں؟" شیخ عبداللہ نے کہا کہ "اگر انتخابات دیانت دارانہ اور غیر جانب دارانہ ہوئے تو موجودہ پارٹیوں کی اکثریت قومی سطح پر ابھرنے سے قاصر رہے گی، اسلامی بلاک کو واضح کامیابی ہو گی اس لیے کہ الجزائر کے عوام پکے اور سچے مسلمان ہیں۔ وہ ماضی میں دیگر گروہوں کی حکومت کا تلخ تجربہ کر چکے ہیں جس سے انھیں سوائے حسرت و ناکامی کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اب انھیں کسی ایسی قیادت کا انتظار ہے جو ان کی توقعات پر پوری اترے اور ان کی آرزوؤں کو عملی جامہ پہنائے"۔

قومی جمہوری اتحاد کے سربراہ عبدالقادر بن صالح نے ۱۵ مارچ کو اعلان کیا ہے کہ الجزائر کے صدر الیامین زروال ان کی پارٹیوں کی پالیسیوں کا ایک معتمد مظہر ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ ان کی جماعت کی تاسیسی کانفرنس اپریل کی ۳ اور ۴ تاریخ کو ہو گی اور وہ ملک کے ۴۸ صوبوں میں اپنے دفتر کھولیں گے۔ انھوں نے اپنی پارٹی کے مستقبل کو درخشاں قرار دیا۔ وہ آیندہ انتخابات میں اپنی کامیابی کی امید رکھتے ہیں۔

محاذ آزادی (جبھۃ التحریر) اپنے داخلی اختلافات کو حل کرنے میں مصروف ہے۔ اس پارٹی میں دو گروہ ہیں، ایک اصلاح پسند گروپ ہے جس کی قیادت سابق صدر الجزائر مولود حمروش کر رہے ہیں اور ایک قدامت پسند گروہ ہے جس کی سربراہی سیکریٹری بوعلان بن حمودہ کے ہاتھ میں ہے۔ آیندہ دنوں میں پارٹی کا اجلاس ہونے والا ہے جس میں اسے اپنے اندرونی اختلافات ختم کرنے کا موقع ملے گا۔

ادھر الجزائر کی وزارت داخلہ نے تمام پارٹیوں کو خطوط بھیجے ہیں اور انھیں جدید قوانین پر عمل کرنے کے لیے کہا ہے۔ وزیر داخلہ مصطفیٰ بن منصور کے دستخطوں سے ارسال کردہ ان خطوط میں پارٹیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ۶ مئی کی تاریخ سے پہلے اپنی پارٹیوں کے نام، کوائف، مقاصد اور پارٹی کے بنیادی اصولوں میں ترامیم و اصلاح کر لیں۔ مقننہ کے انتخابات کے لیے کاغذات نامزدگی وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۱ اپریل مقرر کی گئی ہے۔

الجزائر کے اخبار "الخبر" نے مجلس قانون ساز کے انتخابات کے انعقاد سے اڑھائی ماہ قبل ایک عوامی جائزہ اپنی ۲۳ مارچ کی اشاعت میں شائع کیا ہے۔ یہ جائزہ ۷ اور ۱۳ مارچ کے درمیان لیا گیا۔ عوام سے معلوم کیا گیا کہ وہ اپنا ووٹ ڈالنے کے لیے ۵ جون ۹۷ کو پولنگ بوتھ پر جائیں گے؟ ۱۴٫۳ فی صد نے آیندہ انتخابات کا بائیکاٹ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ ۶٫۷ فی صد نے اپنا موقف نہ بیان کرنے کو ترجیح دی ہے۔ انتخابی عمل میں انتظامیہ کی مداخلت کے بارے میں ۳۶٫۶ فی صد افراد نے کہا ہے کہ وہ انتظامیہ کی جانب داری کی توقع رکھتے ہیں۔ ۴٫۶ فی صد نے کہا ہے کہ جانب داری بہت بڑے پیمانے پر ہو گی۔ اس کے برعکس ۱۴٫۲ فی صد افراد نے کہا ہے کہ ان کے خیال کے مطابق انتظامیہ دوران انتخابات، غیر جانب دار رہے گی۔ اس جائزے کا جواب دینے والے ۲۰٫۵ فی صد کے خیال میں الجزائر کے بحران کی منصوبہ بندی باہر سے کی گئی ہے۔ جب کہ ۴۹٫۴ فی صد کہتے ہیں کہ اس بحران کے سیاسی اور اقتصادی اسباب ہیں۔ ۵۵٫۸ فی صد کا کہنا ہے الجزائر کا بحران، عنقریب ختم ہو جائے گا جب کہ ۳۱٫۴ فی صد کے خیال میں یہ ابھی جاری رہے گا۔ (قضایا دولیۃ، اسلام آباد، ۳۱ مارچ ۱۹۹۷ سے ماخوذ)

جمہوریہ چیچنیا کا مستقبل

مسلم سجاد

جمہوریہ چیچنیا کے نومنتخب صدر اسلان مسخادوف اس سال فریضہ حج ادا کرنے کے لیے آئیں گے تو مسلم ممالک کے بہت سے رہنماؤں سے ان کو ذاتی ملاقات کا موقع ملے گا۔ جعفر داؤد شہید کی قیادت میں اہل چیچنیا نے جن حالات میں روس جیسی طاقت کو ناکوں چنے چبوائے ہیں، اور اپنی مملکت کو آزادی کے راستے پر ڈالا ہے، اس نے امام شامل" کی وارث اس قوم کے ہر ہر فرد کو امت کی نظروں میں ہیرو بنا دیا ہے۔ یقیناً حجاج کرام مسخادوف اور ان کے رفقا پر عقیدت و احترام کے پھول نچھاور کریں گے۔

جنوری میں ہونے والے انتخابات کا جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ ۵ لاکھ سے زائد رائے دہندگان نے اس امیدوار کے حق میں فیصلہ دیا ہے جو کامیاب عسکری حکمت عملیوں کی تشکیل کے ساتھ ساتھ مذاکرات کی میز پر بھی اپنی فہم و فراست کا لوہا منوا چکے ہیں۔ چیچن عوام کو اندازہ ہے کہ روسیوں کے ساتھ معاملہ کرتے وقت یہ دونوں صلاحیتیں بے حد ضروری ہیں۔ اسلان مسخادوف چیچن افواج کے کمانڈر انچیف رہے ہیں۔ انھوں نے اگست ۱۹۹۶ میں چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی میں قابض روسی افواج کو شکست دے کر شہر پر چیچن حریت پسندوں کا قبضہ پھر سے بحال کیا۔ بعدازاں جنرل اسلان مسخادوف نے ۳۱ اگست ۱۹۹۶ کو جنرل لیبد کے ساتھ ایک تاریخی معاہدے پر دستخط کیے جس کی رو سے اگرچہ چیچنیا کے سیاسی مستقبل کے تعین کا فیصلہ سن ۲۰۰۱ تک معطل کیا گیا، تاہم اس معاہدے کے نتیجے میں عملاً چیچنیا کی سرزمین پر حریت پسندوں کو مکمل کنٹرول حاصل ہو گیا۔

میدان جنگ میں اور مذاکرات کی میز پر زبردست کامیابیوں کے حصول نے چیچن عوام میں جنرل اسلان مسخادوف کی مقبولیت بام عروج پر پہنچائی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صدارتی انتخابات میں حصہ لینے کے لیے کسی بھی امیدوار کو دس ہزار افراد کے حمایتی دستخط پیش کرنے کی قانونی ضرورت کے پیش نظر جنرل اسلان مسخادوف نے اپنے کاغذات نامزدگی کے ساتھ حمایتی دستخطوں کی جو فہرست جمع کرائی وہ ایک لاکھ افراد کے دستخطوں پر مشتمل تھی۔ انھوں نے بدھ ۱۲ فروری کو نومنتخب صدر جمہوریہ کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ گروزنی میں ان کی حلف برداری کی تقریب میں روسی سیکورٹی کونسل کے سربراہ ائیوان ریبکن اور جنرل الیگزنڈر لیبد بھی موجود تھے۔ جنرل اسلان مسخادوف نے اپنا حلف قرآن کریم پر ہاتھ رکھ کر اٹھایا۔ انھوں نے اپنے حلف میں کہا: "میں عہد کرتا ہوں کہ میں چیچن مملکت کی آزادی کا تحفظ کروں گا۔ میں دستور و قانون کا احترام کروں گا اور چیچن عوام کے حقوق کا دفاع کروں گا"۔ انھوں نے مزید کہا: "میں ان چیچن عوام کے حقوق کا دفاع کروں گا جو پچھلے تین سو سالوں سے اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں"۔ انھوں